السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارا ایک عزیز فوت ہوگیا ہے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ دو بیٹیاں اور ایک پوتا ہے اس نے وصیت کی ہے کہ میری جائیداد میں سے 1 8 بیوہ کو اور باقی 7 8 میں سے نصف میری دونوں بیٹیوں کو اور نصف میرے پوتے کو دیا جائے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا ایسا کرنا جائز ہے؟ اگر یہ وصیت جائز نہیں ہے تو صحیح تقسیم کیسے ہوگی؟ (سائل بشیر احمد مجاہد ملتانی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ وصیت کے ذریعے جو تقسیم کی گئی ہے۔ وہ شریعت کے مطابق نہیں ہے شرعی تقسیم حسب ذیل ہے: بیوہ کو اولاد کی موجودگی میں ایک بٹہ آٹھ دیا جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر میت کی اولاد ہو تو ان (بیویوں) کا آٹھواں حصہ ہے۔'' (4/النساء: 12)

بیٹیوں کو دو بٹہ تین ملتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر میت کی صرف لڑکیاں ہوں تو (دو یا) دو سے زیادہ کو دو بٹہ تین دیا جائے۔ (4/النساء: 11)

پوتا عصبہ ہے جو مقررہ حصہ پانے والوں سے بچا ہوا ترکہ لیتا ہے۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''مقررہ حصہ داروں کو حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے قریب تر رشتہ دار کے لئے ہے۔'' (صحیح بخاری: کتاب الفرائض)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 279